جہاد کی مشعل فروزاں: داغستان

مسلم سجاد

جہاد افغانستان نے اطراف و اکناف عالم میں جہاد کی جو شمعیں روشن کی ہیں' ان میں تازہ ترین داغستان کا محاذ ہے جہاں چند سو مجاہدین نے لٹے ہوئے سوا لاکھ کے ہاتھی روس کو دو مہینے میں ہی ناکوں چنے چبوا دیے ہیں اور روس کو اس کی حقیقی سرحدوں کی طرف واپس دھکیلنے کا عمل تیز کر دیا ہے۔

۲/اگست ۱۹۹۹ کو پہلی چھاپہ مار کارروائی کے بعد ہی سے داغستان عالمی ذرائع ابلاغ کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ پڑوسی چیچنیا (جسے اشکیریا کا نام دیا گیا ہے' قدیم نام شیشان بھی لکھا جا رہا ہے) کے حوالے دیے جانے لگے ہیں جہاں تین سال کی شدید جنگ کے بعد ۱۹۹۶ میں روس کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اعلان تو یہی کیے گئے کہ دو ہفتوں میں "بغاوت" فرو کر دیں گے' لیکن وسط ستمبر تک عالم یہ ہے کہ ماسکو اور پیٹرز برگ میں بھی سلامتی کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ پاکستان اور عربوں پر الزام لگائے جا رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسیاں روس کی مدد پر کمربستہ ہیں تاکہ مجاہدین کی سپلائی اور رابطوں کا پتا چلائیں۔ روسی صدر یلسن کے حواس مزید جواب دے گئے ہیں اور انھوں نے چرنو میئرڈن' کرینکوف اور پریماکوف کے بعد اب سیتے پوشن کو بھی برطرف کر کے' روسی خفیہ ایجنسی کے سابق سربراہ پوٹین کو نیا وزیراعظم (اور اپنی دانست میں مستقبل کا صدر) مقرر کر دیا ہے۔ سیتے پوشن کا قصور ان کا یہ اعتراف تھا کہ روس چیچنیا کی طرح داغستان کو بھی کھو چکا ہے۔

داغستان ' بحیرہ قزوین (caspian) (جس کی تہ میں موجود تیل کے بیش بہا ذخائر پر عالمی طاقتوں کی للچائی ہوئی نظریں لگی ہوئی ہیں) کے کنارے ۲۵ لاکھ آبادی کی روسی فیڈریشن کی ایک ریاست ہے۔ اس کے ایک طرف چیچنیا ہے' مغرب میں روس اور جنوب میں آذربائیجان اور جارجیا ہیں۔ قفقاز اور اورال کے دامن کوہ کے اس خوب صورت پہاڑی علاقے میں اس کے علاوہ انگوشیا' کاباریکر' کرچا' شرکس' ابخازیا' تاتارستان' باشکیرستان اور دوسری آٹھ اسلامی ریاستیں روسی فیڈریشن کے زیر تسلط ہیں۔ روسی قیادت اور اس کے مغربی حلیفوں کی نیندیں دراصل اسی خطرے سے اڑی ہوئی ہیں کہ چیچنیا سے آزادی کی جو لہر اٹھی ہے وہ سارے قفقاز میں پھیل کر روس کو ماسکو کے اردگرد کی حقیقی سرحدوں تک نہ پہنچا دے۔ روس کے اپنے ذرائع کے مطابق وسط ایشیا کے ۱۵ کروڑ مسلمانوں میں سے تقریباً ۲ کروڑ روس کے جنوب میں ان دو علاقوں میں آباد ہیں۔ صرف تاتارستان اور باشکیرستان کی آبادی ۸۰ لاکھ ہے' دیگر ریاستیں چھوٹی چھوٹی ہیں

(تاتاریوں پر وحشیانہ روسی مظالم تاریخ کا ایک دردناک باب ہیں)۔

روس اور اس کے حلیف مغربی ممالک کی تشویش کی ایک وجہ آذربائیجان میں باکو سے نکلنے والی تیل اور گیس کی بڑی پائپ لائنیں ہیں جو چیچنیا اور داغستان سے گزرتی ہیں اور بحیرہ اسود سے گزر کر یورپ پہنچتی ہیں۔ داغستان خود بھی قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ امید ہے کہ اگلے عشرے تک بحیرہ کیسپین سے نکلنے والا تیل جارجیا اور ترکی کے راستے بحیرہ روم اور جنوب ایران کے راستے خلیج فارس تک جائے گا۔ اس علاقے میں اسلامی جمہوریہ اور مجاہدین کا غلبہ روس ہی نہیں' مغرب کے لیے بھی ڈراؤنا خواب ہے۔

داغستان میں ۴۰ کے قریب قومیتیں ہیں لیکن ان کی قدر مشترک اسلام ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ انھیں وہابی کہہ رہے ہیں۔ یہ مسلک کے لحاظ سے شافعی ہیں۔ یہ جرأت مند اور بہادر مسلمان گذشتہ دو سو سال سے جہاد کی تابندہ روایت کے امین ہیں۔ امام منصور اور شامل افسانوی شہرت رکھتے ہیں جنھوں نے روس کی استعماری کوششوں کو طویل عرصے تک ناکام بنائے رکھا۔ اشتراکی دور میں ان پر ظلم و جبر کے پہاڑ توڑے گئے۔ جہاد افغانستان کی کامیابی کے بعد روس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو یہاں آزادی کی تحریکیں پھر شروع ہوئیں۔ چیچنیا نے ۱۹۹۴ سے ۱۹۹۶ تک ۳ سال کی خوں ریز جنگ کے بعد عملاً روس کی غلامی سے آزادی حاصل کر لی ہے۔ یہ جہاد جعفر دادایف شہید اور شامل باسایف کی قیادت میں لڑا گیا۔

شامل باسایف نے روسی ہسپتال پر قبضے سے شہرت حاصل کی اور پھر گروزنی (جس کا نام اب جوہر گالہ ہے) میں روسی محاصرے کو ناکام بنا کر اپنا نام تاریخ میں درج کروا لیا۔ اب یہ داغستان کے جہاد کی قیادت کے لیے میدان میں آگئے ہیں۔ چیچنیا کی اسلامی جمہوریہ چاروں طرف خشکی سے گھری ہوئی ہے۔ داغستان کے ساتھ اتحاد کے ذریعے ایک مستحکم اسلامی جمہوریہ وجود میں آ سکتی ہے۔ داغستان کی موجودہ ماسکو نواز حکومت زیادہ دن قائم نہیں رہ سکے گی۔

اس وقت صرف ۳ ہزار مجاہدین ۶۰ ہزار سے زائد روسی فوج کے خلاف صف آرا ہیں۔ ابھی تک کی خبروں کے مطابق مجاہدین اپنے اہداف کامیابی سے حاصل کر رہے ہیں۔ روسی فوج کا مورال پہلے ہی گرا ہوا ہے۔ مزید ناکامیوں کے بعد ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے۔ روسی فوج مجاہدین کے خلاف مگ-۲۹ اور مگ-۳۱ کے علاوہ گن شپ ہیلی کاپٹر اور میزائل سب کچھ استعمال کر رہی ہے۔ شہری آبادی کو نشانہ بنا رہی ہے۔ دیہاتوں پر بمباری کر رہی ہے۔ مکانات جلا رہی ہے۔ مجاہدین کے مطابق وہ چار جیٹ طیارے اور آٹھ گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ کر چکے ہیں۔ پہلے دو ہفتوں میں ہی دو سو سے زائد روسی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ مبصرین کا یہی اندازہ ہے کہ یہ ایک طویل جنگ ثابت ہو گی۔ روس کے لیے اس پر قابو پانا

آسان نہیں ہے۔ نئے وزیراعظم کے مطابق: باغیوں کو شکست دے دی گئی تب بھی داغستان ایک زخم بنا رہے گا۔

داغستان کی صورت حال میں ہم اہل پاکستان اور امت مسلمہ کے سوچنے کے لیے بہت کچھ ہے۔

کچھ اہل دانش یہ کہتے ہیں کہ سرد جنگ کے بعد جو عالمی سیاسی صورت حال ہے' اس میں اقلیت میں موجود مسلمانوں کو آزادی کے لیے کوشش کرنے کے بجائے مقتدر طاقتوں کے ساتھ مفاہمت کی راہ تلاش کرنی چاہیے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جذبہ اور جوش اپنی جگہ' لیکن اگر اقتصادی اور سیاسی وجوہ سے کوئی ریاست اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں رہ سکتی تو دوسری طاقتوں کے ساتھ مل کر رہنے کی صورت نکالنا چاہیے۔ اور آخری بات یہ کہ جہاد میں کامیابی کے بعد مسلمانوں کے آپس کے جھگڑے انھیں جہاد کے ثمرات سے محروم کر دیتے ہیں' جس کی ایک مثال افغانستان ہے۔

اس استدلال کو پیش کرنے والے اس کیفیت کو کیا جانیں جس میں گذشتہ کئی سو سال سے داغستان اور اس سے ملحقہ علاقوں کے جرأت مند مسلمان اپنی آزادی کے لیے قربانیاں دیتے رہے ہیں۔ اس طرح سے تو کبھی کہیں آزادی کی تحریک شروع ہی نہ ہو اور کبھی کوئی کمزور گروہ طاقتور پر غالب نہ آئے اور ظلم کا کبھی مداوا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی اس دنیا میں قوموں کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے تو یہی راستہ ہے کہ وہ اپنے ایمان اور دین کے تقاضے پورے کریں اور کفر کے غلبے پر ہرگز راضی نہ ہوں۔ اگر جدوجہد اور کش مکش نہ ہو تو قرآن کے کتنے ہی حصے اپنے معنی کھو دیتے ہیں۔ جب مکہ میں اللہ کے رسولؐ نے دعوت کا آغاز کیا تو کیا حالات' مدینے میں اسلامی ریاست کے لیے سازگار تھے؟ مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی انھوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے' اللہ نے ان کے لیے راستے کھولے ہیں' حالات کو سازگار بنایا ہے اور انھیں عزت اور سربلندی عطا کی ہے۔ ہر طرح کے وسائل' مواقع اور امکانات کے باوجود آج مسلمان اسی لیے اپنی قسمت کے مالک نہیں ہیں کہ انھوں نے اللہ پر ایمان اور جہاد کا راستہ ترک کر دیا ہے۔ آج جو طاقتیں سیاسی اور فوجی قوت کی معراج پر ہیں وہ اندر سے کھوکھلی اور اللہ کے پیغام کی پیاسی ہیں جو ان کی زندگیوں کو چین اور سکون عطا کر سکتا ہے۔ جہاد کا اصل مقصد بالآخر ان سب تک یہ دعوت پہنچانا ہے۔

داغستان کے مجاہدین کا پیغام امت مسلمہ کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے فرض کو پہچانے' بیدار ہو اور اپنے منصب و مقام کا شعور حاصل کرے۔ جہادی تحریکات امت کو بیدار اور متحد کر دیں اور امت اپنی اصل طاقت میں واضح ہو کر سامنے آ جائے تو ہمارے دشمن ہمیں خوان یغما سمجھنا چھوڑ دیں اور بوسنیا' کوسووا اور اراکان جیسے واقعات پیش نہ آئیں۔ زندگی اور سربلندی کا راستہ یہی ہے کہ جہاد کا یہ پیغام گھر گھر

پہنچے۔ آج جعفر دودایف اور شامل باسایف اور دوسرے عظیم مجاہدین پر فلمیں بننا چاہییں‘ ڈرامے لکھے جانے چاہییں۔ یہ ہر مسلمان گھرانے کے ہیرو ہونے چاہییں اور ماؤں کو اپنے بچوں کو ان کی کہانیاں سنانی چاہییں۔ ذرائع ابلاغ‘ اہل دانش اور اہل قلم کا اصل فریضہ آج یہی ہے۔ جب رسل و رسائل کے جدید ذرائع نہ تھے‘ تب یہ امت کسی ایک عضو کی تکلیف کو ہر جگہ محسوس کرتی تھی۔ اب تو مجاہدین داغستان کی ویب سائٹ کا پیغام ہر گھر پہنچ سکتا ہے اور ان کو مدد پہنچانے کی تدابیر کی جاسکتی ہیں۔

ایک لمحے کے لیے سوچیں کہ ہم اہل پاکستان کو چیچنیا اور داغستان کے مجاہدوں کے ایمان کا دسواں حصہ بھی نصیب ہو جائے تو کیا کشمیر بھارت کے چنگل میں رہ سکتا ہے؟ یہ ہم پر کیا وقت آیا ہے کہ ہم لاکھوں کی فوج رکھنے کے باوجود مشرکین کی گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب ہو گئے۔ کیا موت کے خوف اور دنیا کے لالچ کے امراض نے ہم کو بالکل ہی چاٹ لیا ہے؟ معاشی ترقی اور خوش حالی کے بت کو پوجنے کے بجائے اگر ملک کی پالیسی تقویٰ اور ایمان کا حصول ہو تو زمین کے خزانے اور آسمان کی برکتیں بھی ملیں گی‘ عزت بھی‘ اور آخرت کی فلاح بھی۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔

خوشخبری
سیرت النبی ﷺ از شبلی نعمانی
۳۔جلدیں‘ سائز ۸/ ۲۰×۳۰
کمپوزنگ کے مرحلہ میں

آئینہ تفاسیر ترجمہ صفوۃ التفاسیر از محمد علی الصابونی
۳ جلدیں‘ سائز ۸/ ۲۰×۳۰‘ ۲۴۰۰ صفحات
آخری پارہ ترجمہ ہو رہا ہے۔
خلاصہ قدیم عربی تفاسیر کشاف‘ ابن کثیر‘ قرطبی‘ آلوسی‘ طبری‘ البحرالمحیط

تفسیر فی ظلال القرآن
ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی
7000 صفحات‘ مکمل چھ جلدیں‘ ہدیہ ۔/2125 روپے

اسلام اور دہشت گردی از سید معروف شاہ شیرازی ۔/۷۰
حرمت سود اور غیر سودی معیشت کے محرکات از سید معروف شاہ شیرازی ۔/۶۰
اسلامی شریعت کے بنیادی معاشی تصورات از سید معروف شاہ شیرازی ۔/۴۵

ادارہ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ‘ ملتان روڈ‘ لاہور۔ فون 7840584